Affiliate Marketingکرنے کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-0264 تاریخ:22-06-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایفیلیٹ(Affiliate)مارکیٹنگ کرنا کیسا؟

ایفیلیٹ مارکیٹنگ یہ ہوتی ہے کہ کسی کمپنی کو اپنا سامان بکوانا ہوتا ہے تو کمپنی اپنی پروڈکٹ کی تشہیر کرنے والوں کو یہ آفر دیتی ہے کہ آپ ہماری پروڈکٹ کی تشہیر کرتے ہوئے اپنی ویب سائٹ وغیرہ پر اس کا لنک لگائیں تو ایفیلیٹ(Affiliate)مارکیٹنگ کرنے والے حضرات(Affiliate Marketers)اپنی ویب سائٹ بناتے ہیں، پیج بناتے ہیں، کمپنیز کی پروڈکٹ بِکوانے کے لئے ترغیبی و معلوماتی مواد پر مشتمل کونٹینٹ (Content) تیار کرتے ہیں، یہ کونٹینٹ (Content) آرٹیکل، تصاویر یا ویڈیوز کی صورت میں ہوتا ہے جس کی بنیاد پر ان کی ویب سائٹ پر آنے والا کسٹمر متاثر ہو کر ان کے دیے گئے لنک کے ذریعے کمپنی کی ویب سائٹ پر جا کر مختلف چیزیں خریدتا ہے۔اس طریقے سے کمپنی کی جو بھی پروڈکٹ فروخت ہوتی ہے اس کا مخصوص کمیشن، ایفیلیٹ(Affiliate) مارکیٹنگ کرنے والے حضرات (Affiliate Marketers) کو ملتا ہے، کیا اس طرح تشہیر کرنا اور لنک لگا کر کمیشن حاصل کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ایفیلیٹ(Affiliate)مارکیٹنگ کے ذریعے کمپنیز کی جائز اشیاء بِکوا کر کمیشن حاصل کرنا، درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

اس کام میں کسی قسم کا(1) جھوٹ، (2)دھوکہ، (3) میوزک اور (4) بے حیائی پر مشتمل تصاویر، ویڈیوز یا(5) کوئی اور غیر شرعی چیز نہ ہو۔(6) کسی قسم کی جھوٹی مبالغہ آرائی نہ ہو۔(7) جس کمپنی کے لیے کام کیا جائے، اس کمپنی کا کام شرعی اصولوں کے مخالف نہ ہو۔(8) کمیشن کے اصولوں کو بھی مدنظر رکھا جانا

ضروری ہے یعنی پہلے سے ہی یہ طے ہو کہ ہر پیس پر یا کس چیز پر کتنے فیصد یا کتنے روپے کمیشن دیا جائے گا۔

(9) یہ بھی ضروری ہے وہ کمیشن اجرتِ مثل یعنی مارکیٹ میں رائج کمیشن سے زائد نہ ہو۔

یہ بھی ذہن میں رہے کہ شرعی اصولوں کے مطابق اپنی محنت و کوشش سے کسی کی چیز بکوانا، قابلِ معاوضہ کام ہے، ایفیلیٹ (Affiliate) مارکیٹنگ میں اگرچہ فزیکلی (Physically) بھاگ دوڑ نہیں ہوتی لیکن ڈیجیٹل ذرائع مثلاً فیس بک پیج یا ویب سائٹ وغیرہ پر آرٹیکل، تصاویر یا ویڈیوز کے ذریعے کونٹینٹ (Content) لگا کر محنت کی جاتی ہے، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اس طرح کے کام بھی شرعاً و عرفاً قابلِ معاوضہ کام ہیں اور اس پر کمیشن لینے دینے پر عرف و تعامل بھی ہے، لہٰذا اوپر بیان کردہ شرائط کی رعایت کرتے ہوئے ایفیلیٹ (Affiliate) مارکیٹنگ کرنا اور طے شدہ کمیشن حاصل کرنا، جائز ہے۔

ایفیلیٹ مارکیٹنگ کرنے والا سودا کروانے پر عرف کے مطابق کمپنی سے کمیشن لینے کا مستحق ہے جیسا کہ العقود الدریہ میں ہے: "سئل فی دلال سعی بین البائع والمشتری وباع المالک المبیع بنفسه والعرف ان الدلالة علی البائع فهل تکون علی البائع الجواب: نعم... لو سعی الدلال بینهما وباع المالک بنفسه یضاف الی العرف ان کانت الدلالة علی البائع فعلیه وان کانت علی المشتری فعلیه وان کانت علیهما فعلیهما" یعنی: ایسے کمیشن ایجنٹ کے متعلق سوال کیا گیا جس نے بائع اور مشتری دونوں کے درمیان بیع کروانے کی کوشش کی اور مالک نے اپنا سامان خود فروخت کیا اور عرف یہ ہے کہ بروکری بائع دیتا ہے تو کیا بروکری دینا بائع پر ہی لازم ہے؟ جواب دیا گیا کہ جی ہاں۔۔۔ اگر کمیشن ایجنٹ نے دونوں کے درمیان سودا کروانے میں کوشش کی اور سامان کے مالک نے خود اپنا سامان بیچا تو اب عرف کا اعتبار کیا جائے گا اور عرف میں اگر بروکری بائع پر ہوتی ہے تو بائع پر لازم ہو گی، اگر عرف میں بروکری مشتری پر لازم ہوتی ہے تو مشتری دے گا اور اگر عرف میں دونوں دیتے ہیں تو دونوں پر لازم ہو گی۔

(العقود الدریة، جلد1، صفحہ 247، بیروت ملتقطا)

درمختار وردالمحتار میں ہے: ”(وان سعی بینھما وباع المالک بنفسہ یعتبر العرف) فتجب الدلالۃ علی البائع او المشتری او علیھما بحسب العرف“یعنی: اگر کمیشن ایجنٹ نے دونوں کے درمیان سودا کروانے میں کوشش کی اور سامان کے مالک نے خود اپنا سامان بیچا تو اب عرف کا اعتبار کیا جائے گا اور اسی عرف کے اعتبار سے کبھی فقط بائع پر، کبھی فقط مشتری پر اور کبھی دونوں پر بروکری لازم ہوگی۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد7، صفحہ93، مطبوعہ بیروت ملتقطا)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بائع سے معاہدہ کرنے والے کمیشن ایجنٹ کی اجرت کے متعلق فرماتے ہیں: ”اگر بائع کی طرف سے محنت وکوشش ودوادوش میں اپنا زمانہ صَرف کیا تو صرف اجرِ مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجرِ مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوطِ زیادت پر خود راضی ہوچکا۔“

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ453، رضافاؤنڈیشن لاہور)

اسی طرح بہار شریعت میں ہے: ”دلال کی اُجرت یعنی دلالی بائع کے ذمہ ہے جب کہ اُس نے سامان مالک کی اجازت سے بیع کیا ہو اور اگر دلال نے طرفین میں بیع کی کوشش کی ہو اور بیع اس نے نہ کی ہو بلکہ مالک نے کی ہو تو جیسا وہاں کا عرف ہو یعنی اس صورت میں بھی اگر عرفاً بائع کے ذمہ دلالی ہو تو بائع دے اور مشتری کے ذمہ ہو تو مشتری دے اور دونوں کے ذمہ ہو تو دونوں دیں۔“

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ639، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

15ذوالحجۃ الحرام1445ھ22جون2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com